

سرکاری رپورٹ (مباحثات)

اڑتیس وائے اجلاس

# بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ 11 اپریل 2017ء، بروز منگل برتیابی 13 رب جب المربج 1438 ھجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلادت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	وقفہ سوالات۔	04
3	تجید لاؤ نوش۔	05
4	رخصت کی درخواستیں۔	06
5	برتعینا تیال ملازمین درجہ چہارم مکملہ ملازمت ہائے عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان کی بابت مجلس کی رپورٹ۔	برتعینا تیال ملازمین درجہ چہارم مکملہ ملازمت ہائے عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان کی بابت مجلس کی رپورٹ۔
16		

## ایوان کے عہدیدار

## اپنیکر میدرم راحیلہ حمید خان درانی

ایوان کے افسران

جناب رحمت اللہ جنک سیکرٹری اسمبلی

## جناب عبدالرحمن - ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)

## جناب مقبول احمد شاہواني چیف رپورٹر



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 11 اپریل 2017ء بروز منگل برتقاں 13 رجب المربج 1438 ہجری، وقت شام 04 بجکر 45 منٹ پر زیر صدارت محترمہ یاسمین لہڑی، چیئر پرسن، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

میڈم چیئر پرسن: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آ خوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادْحٌ إِلَى رَبِّكَ كَدْحًا فَمَلَقِيْهِ فَمَا مَنْ أُوْتَى كِتْبَهُ يَمِينِهِ لَا فَسُوفٌ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا لَا وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا ط وَمَا مَنْ أُوْتَى كِتْبَهُ وَرَأَهُ ظَهِيرَهُ لَا فَسُوفٌ يَدْعُوْا ثُبُورًا لَا وَيَصْلِي سَعِيرًا ط إِنَّهُ كَانَ فِي أَهْلِهِ مَسْرُورًا ط

﴿پارہ نمبر ۲۰ سورہ الانشقاق آیات نمبر ۲ تا ۱۳﴾

ترجمہ: اے آدمی تُجھ کو تکلیف اٹھانی ہے اپنے رب تک پہنچنے میں سہ سہ کر پھر اس سے مانا ہے۔ سو جس کو ملا اعمالناہم اس کا داہنے ہاتھ میں۔ تو اُس سے حساب لیں گے آسان حساب۔ اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہو کر۔ اور جس کو ملا اس کا اعمالناہم پیٹھ کے پیچھے سے۔ سو وہ پُکارے گا موت موت۔ اور پڑے گا آگ میں۔ وہ رہا تھا اپنے گھر میں بے غم۔

صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ -

**میدم چیز پرسن:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وَقَهْ سَوَالَاتٍ۔ چونکہ ہمارے ممبران موجود نہیں ہیں mostly، آج زیارت میں جو ڈیم کا افتتاح تھا وہاں سارے گئے ہوئے ہیں۔ ہم تھوڑا سا اُن کا انتظار کریں گے تاکہ وہ سارے آ کر کے آج کی کارروائی میں حصہ لیں۔ لہذا اسمبلی کا جواجلas ہے اس کی کارروائی ہے ہم 00:00:6 بجے تک کا وقفہ لیتے ہیں۔ 00:00:6 بجے تک ملتی ہیں حصہ لیں۔ کرتے ہیں تاکہ ممبران جیسے ہی زیارت سے پہنچیں گے، ان کے آنے کے ساتھ ہی ہم اجلas کو دوبارہ start لیں گے۔ thank you.- ج.ب.

#### (اجلاس شام 4 بجکر 47 منٹ پر ختم ہوا)

**(اجلاس ڈیڑھ گھنٹہ وقفہ کے بعد شام 6 بجکر 15 منٹ پر دوبارہ میدم راحیلہ حمید خان درانی، اسپیکر کی زیر صدارت شروع ہوا)**

**میدم اسپیکر:** بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ کل کادن جو تھا وہ ہمارے Constitution Day تھا جو کہ پورے پاکستان میں منایا گیا۔ چونکہ کل ہمارا اجلاس نہیں تھا تو میں آج آپ کے لیے Constitution Day کے حوالے سے ایک پیغام پڑھوں گی۔ معزز ارکین اسمبلی! 10 اپریل کادن ہماری قومی تاریخ کے اہم ترین دنوں میں سے ایک ہے۔ اسی دن یعنی 10 اپریل 1973ء کو پارلیمنٹ کے دنوں ایوانوں قومی اسمبلی اور سینٹ نے متفقہ طور پر آئین پاکستان کی منظوری دی۔ اور 12 اپریل 1973ء کو صدر پاکستان نے اس تاریخی دستور کی توسعہ کی۔ معزز ارکین اسمبلی! یہ ہم سب کے لیے باعث مسرت ہیں کہ سینٹ اور دیگر صوبوں کے ساتھ مل کر ہم نے بھی یوم دستور ملی جوش و جذبے کے ساتھ منایا۔ اور یوم دستور کے اس پُرمُسرت موقع پر 9 اور 10 اپریل 2017ء کو بلوچستان صوبائی اسمبلی کی عمارت کو بر قی قmcous سے سجا کر پاکستانی عوام کو دلی مبارک باد پیش کی۔ میں سمجھتی ہوں کہ سینٹ نے مسلسل تیرے سال پارلیمنٹ کے سبزہ زار میں 44 وال یوم دستور کا جشن منا کر آئینی بالادستی کو برقرار رکھنے کے لیے اپنے عزم کا اسرنا عادہ کیا ہے۔ مجھے انتہائی خوشی ہے کہ 1973ء کے آئین کے تخلیق کاروں کے ساتھ ساتھ پاکستان میں جمہوریت کو دوام اور استحکام دینے کے لیے اپنی جانوں کا نذر انہ پیش کرنے والوں کو بھر پور طریقے سے خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے سینٹ کے چیئرمین نے 10 اپریل کو بطور دستور منانے کے لیے اقدامات کو عملی جامع پہنچایا ہے۔ معزز ارکین اسمبلی آئین پاکستان ہمیں شفافی، نسلی اور لسانی تقسیم سے باز رکھتے ہوئے آپس میں باہم جوڑ کر ایک قوم کی مانند رکھی ہوئے ہیں۔ آئین پاکستان ہمیں جدا جدا ہونے کی بجائے ایک ہی صفت میں کھڑے ہو کر اس ملک و ملت کی خدمت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس حوالے سے 1973ء کے دستور کو منفرد حیثیت حاصل ہے۔ جس نے قوم میں نہ صرف اتحاد کو جنم دیا بلکہ قومی و فاقی اور صوبائی خود مختاری کو بھی نئی جہتوں سے ہمکنار کیا۔ میں اس پورے ایوان کی جانب سے آئین پاکستان کے بانیوں اور گمنام ہیر وزاری سیاسی کارکنوں کو اس دن کی مناسبت پر خراج عقیدت اور سلام پیش کرتی ہوں۔۔۔ (ڈیک بجائے گئے) جن کے عزم اور بلند حوصلے کی بدولت وفاق کے ایوان کی حیثیت سے سینٹ آف پاکستان کا

قیام ممکن ہوا۔ اور وفاقی اکائیوں کو برابر نہ سندرگی ملی۔ 1973ء کا آئین پاکستان میں تمام متفقین کے لیے اہمیت رکھتا ہے اور ان کی طرف سے اسے ایک مقدس دستاویز کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جو ملک میں جمہوریت اور سیاسی عمل کے ذریعے تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں۔ معزز اکائیں اسمبلی پاکستان کا آئین بلا امتیاز تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کو یقین بناتا ہے اور اس کی بدولت ایک مضبوط اور متعدد وفاق کی بنیاد بھی رکھتا ہے۔ آئین کی بالادستی ہماری حقیقی منزل ہونی چاہیے۔ اور اس مقدس دستاویز کے تقدس کو ہر قیمت پر برقرار رکھنا چاہیے، کیونکہ جمہوری نظام کے تسلسل اور فروغ کے لیے آئین کی حقیقی روح کے مطابق اس کی حفاظت اور نفاذ سے ملک میں اجتماعی تعمیر ہوتی کی را ہیں ہمارے ہوں گی۔ شکریہ۔

انجینئر زمرک خان اچنڈی صاحب! آپ اپنا سوال نمبر 327 دریافت فرمائیں۔ انجینئر زمرک خان اچنڈی صاحب اس وقت تشریف نہیں رکھتے move over جو ہیں اور ان کے تینوں سوال انہیں کے ہیں۔ اور جو جوابات ہیں پی اینڈ ڈی کے وہ بھی تشریف نہیں رکھتے اس لیے میں یہ next session کے لیے defer کرتی ہوں۔ وقفہ سوالات ختم۔

**میدم اسپیکر:** توجہ دلاؤ نوٹس۔ میں معزز اکائیں اسمبلی کے علم میں لانا چاہتی ہوں کہ اس سے پیشتر اکائیں اسمبلی نقطہ اعتراض پر اپنے اپنے حلقہ انتخاب یا عوامی اہمیت کے حامل معاملات اٹھاتے تھے جو کہ اسمبلی کے معمول کی کارروائی میں خلل کا باعث بھی بنتے تھے۔ جبکہ نقطہ اعتراض کا قواعد و انصباط کار، بلوچستان صوبائی اسمبلی کے مطابق صرف اور صرف اسمبلی کی کارروائی کی وضاحت کے لیے پوچھا جاتا ہے۔ اس مشق کو روکنے اور بہتر انداز سے عوامی مسائل اجاگر کرنے کی غرض سے توجہ دلاؤ نوٹس یعنی call attention notice کا قواعد و انصباط کار، بلوچستان صوبائی اسمبلی کا حصہ بنایا گیا ہے۔ آج اس سلسلے میں پہلا نوٹس محترمہ حسن بانو صاحبہ رکن اسمبلی کی جانب سے موصول ہوا ہے۔ لہذا محکمہ اپنی توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوالات پوچھیں۔

**محترمہ حسن بانو رختانی:** بہت شکریہ محترمہ اسپیکر صاحب! آپ کا کہ آپ نے مجھے یہ توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب بہت اچھے انداز میں دیا۔ اور اسمبلی فلور پر بہت مہذب طریقے سے میرا سوال آیا ہے۔ سوالات کچھ ایسے ہیں کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبے میں کم عمر بچے گاڑیاں چلاتے نظر آتے ہیں جو کہ اکثر حادثات کا باعث بنتے ہیں۔  
(ب) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو متعلقہ حکام سے اور ذمہ دار اہلکار اس خلاف ورزی کا نوٹس کیوں نہیں لیتے۔

(ج) اگر جزو (الف) اور (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ ٹریفیک قوانین کی خلاف ورزی کی روک تھام کے لیے کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟۔ تاکہ ٹریفیک حادثات سے بچا جاسکے اور ہم اپنی نئی نسل کو محفوظ مستقبل فراہم کر سکیں۔

**میڈم اسپیکر:** کیا وزیر یا اپنے سپورٹ! توجہ دلا و نوٹس کی بابت وضاحت فرمائیں گے؟ وزیر موصوف چونکہ اس وقت ایوان میں موجود نہیں ہے۔ لہذا معزز رکن اسمبلی کے توجہ دلا و نوٹس کو مورخہ 14 اپریل کی اسمبلی نشست کے لیے موخر کیا جاتا ہے۔

**سردار عبدالرحمن کھیتراں:** میڈم اسپیکر! تھوڑا سا ہمیں سمجھادیں، یہ توجہ دلا و نوٹس کا جیسے ہم question پہلے put کرتے ہیں، اس طریقے سے ہو گایا جس دن مطلب؟

**میڈم اسپیکر:** جی اس کامیں نے، چونکہ یہ قانون آپ لوگوں نے خود پاس کیا ہے اور یہ introduce ہوا تھا۔ ابھی میں نے سیکرٹریٹ کو ہدایت کی ہے کہ تمام ممبرز کی نشست پر توجہ دلا و نوٹس کی detail رکھ دیں تو انشاء اللہ آپ کے گھروں اور آپ تک پہنچ جائے گی کہ اس کا طریقہ کار کیا ہے۔ جی۔

**سردار عبدالرحمن کھیتراں:** ٹھیک ہے thank you very much اور دوسرا یہ آج آپ سب خواتین کے نام کر رہی ہیں کیونکہ آج ہال میں جس طرف دیکھیں خواتین ہی خواتین ہیں۔ تو ہم دونیں بیٹھے ہوئے ہیں۔

**میڈم اسپیکر:** چلیں! thank you۔ رخصت کی درخواستیں۔ سیکرٹری اسمبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

**جناب رحمت اللہ جنگ (سیکرٹری اسمبلی):** ڈاکٹر حامد خان اچھزئی صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست

نچی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** عبد اللہ بابت صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار سرفراز چاکر ڈوکی صاحب نے مطلع فرمایا کہ موصوف نجی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** میر خالد خان لاگو صاحب نے ناسازی طبیعت کے بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسمبلی:** سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے کراپی میں ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** جناب طاہر محمود صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** انجینئر زمرک خان اچھزی صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا ہے کہ موصوف نبھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** جناب خلیل الرحمن صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** مفتی گلاب خان صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا کہ موصوف نبھی مصروفیات کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** مولوی معاذ اللہ صاحب نے بذریعہ فون مطلع فرمایا کہ موصوف نبھی مصروفیات کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** میر جان محمد خان جمالی صاحب نے مطلع فرمایا کہ موصوف نبھی مصروفیات کی بنا پر آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** جناب گنشام داس صاحب نے کوئی سے باہر ہونے کی بنا آج تا اختتام اجلاس رخصت منظور کرنے کی درخواست دی ہے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

**سیکرٹری اسبلی:** جناب رحمت صالح بلوچ صاحب نے بذریعہ فون اطلاع دی ہے کہ موصوف نبھی مصروفیات کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔ نواب محمد خان شاہواني صاحب صوبائی وزیر جناب محمد خان الہري صاحب مشیر برائے وزیر اعلیٰ میر اظہار حسین کھوسہ اور سردار عبدالرحمن کھیتران صاحب، ارکین صوبائی اسمبلی میں سے کوئی ایک محک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 89 پیش کریں۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران:** شکریہ میڈم اسپیکر! ہمارے جو دوستی محک وہ بھی نہیں ہیں اور اس کے جواب میں بھی منظر صاحبان آج چونکہ ادھر تشریف لے گئے ہیں مالکی ڈیم کا جو کمین قائد ایوان کو دول سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ کوئی کہا دیرینہ مسئلہ انہوں نے ان کے دور میں take up ہوا اور انکے دور میں اسکا افتتاح ہوا انشاء اللہ یہی انکا دور ہو گا جب ہم ادھر پانی کی ٹوٹی کھولیں گے یہ مجھے اللہ تعالیٰ سے امید ہے۔

**میڈم اسپیکر:** انشاء اللہ۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران:** تو یہ kindly جو قرارداد ہے یہیں ہماری گزارش ہے ایوان سے کہ اس کو ڈیفر کر دیں اگلے اجلاس میں تاکہ اس میں ہم سب، کیونکہ یہ بھلی کام سلسلہ سارے علاقے کا اور منتخب نمائندوں کے حلقوں ہیں، تو یہ میں مشکور ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے۔ چونکہ مشترکہ قرارداد نمبر 89 کے محکین اس وقت موجود نہیں ہیں، وہ سرکاری کام سے تشریف لے گئے ہیں، تو میں اس قرارداد کو مورخہ 17 اپریل 2017ء کی اسمبلی نشست کے لیے مؤخر کرتی ہوں۔ وہ اس وجہ سے کہ سرکاری قرارداد ہے۔۔۔ (مدخلت) جی میں اگلا ایجنسڈ امکل کرلوں پھر آپ کو موقع دیتی ہوں۔ سرکاری کارروائی کے لیے بھی ہماری دو قانون سازی آج کے دن کی ہمارا آج سرکاری دن تھا۔ بلوچستان موٹرو ہیکل ترمیمی بل، ہم نے اس کو پیش کرنا تھا لیکن چونکہ اس وقت متعلقہ وزیر ایوان میں موجود نہیں ہیں لہذا مصدرہ قانون کو مورخہ 17 اپریل 2017ء کے اسمبلی نشست کے لیے مؤخر کیا جاتا ہے۔

اسی طرح سردار محمد رضا بڑیج صاحب چیئر میں خصوصی کمیٹی برتعینات ملازم میں درجہ چہارم مکملہ ملازمتہاۓ عمومی نظم و نسق، حکومت بلوچستان کی بابت مجلس میں روپرٹ پیش کریں۔ چونکہ سردار رضا بڑیج صاحب بھی اس وقت ایوان میں موجود نہیں، وہ سرکاری کام سے تشریف لے گئے ہیں۔ لہذا مجلس کی خصوصی روپرٹ کی بابت تحریک کو 17 اپریل 2017ء کی اسمبلی نشست کے لیے مؤخر کرتے ہیں۔

**سردار عبدالرحمن کھیتران:** میڈم اسپیکر! اس میں جو آپ نے تاریخی تھی وہ 13 تاریخ تھی تو kindly اس کی وہ ابھی آپ اپنی رولنگ میں extension کر دیں اس کی تاریخ کو، کمیٹی کی تاکہ وہ اس طریقے سے پھر null and void ہو جائے گی۔

**میڈم اسپیکر:** نہیں، وہ آپ کی روپرٹ تو ہم نے یہ کہا تھا کہ آپ دے دیں، ہماری اسمبلی کو موصول ہو گئی ہے اور ہم

نے آج پیش کی لیکن چونکہ وہ یہاں موجود نہیں تھے۔

سردار عبدالرحمن کھیڑک: یہ legally ادکیجھیں، آپ بہتر سمجھتی ہیں اگرچار پانچ دن کی اس کو extension کر دیں۔

میڈم اسپیکر: اسٹبل میں انشاء اللہ پورٹ آچکی ہے، آپکا کام ہو گیا ہے، تو رول کے مطابق انشاء اللہ 17 اپریل کو، جی۔

سردار عبدالرحمن کھیڑک: ok,ok-

میڈم اسپیکر: یائیمن ایڈری صاحبہ You are on point of order

محترمہ یائیمن ایڈری: Thank you so much میڈم اسپیکر! ایک بہت اہم مسئلہ ہے جس پر میں آپ کی اور

سی ایم صاحب تشریف فرمایا ہے، کی توجہ مبذول کروانا چاہتی ہوں۔ میں اپنی پارٹی visit پر پچھلے دونوں سے گئی ہوئی

تھی۔ نصیر آباد اور بولان کی طرف مردم شماری کے حوالے سے گئی ہوئی تھی کیونکہ first phase complete ہو گیا

تھا۔ تو ایک ایشواج میرا خبر میں بیان کی گئی تھا۔ بھاگ تخصیل جو کہ administratively کچھی کا حصہ ہے۔ اس کو first

phase میں شامل کیا گیا ہے۔ اب وہاں تخصیل بھاگ کی صورتحال ایسی تھی کہ drought کی وجہ سے وہاں سے جو

آبادیاں سندھ، نصیر آباد، جعفر آباد کی طرف shift ہو گئی ہیں کیونکہ گندم کی کٹائی ہو رہی ہے۔ تو وہ اپنی مزدوری کے سلسلے میں

وہاں گئے ہوئے تھے۔ اب ہوا یہ کہ مطلب وہ مردم شماری میں counting میں نہیں آیا۔ مسئلہ یہ ہوا کہ جو یو نین کو نسل آج

سے 19 سال پہلے جو مردم شماری ہوئی تھی۔ 12 ہزار کی strength تھی اب وہ یو نین کو نسل بجائے growth rate کو

منظر رکھتے ہوئے اُسکی تعداد بڑھتی۔ بجائے بڑھنے کے 12 ہزار کی یو نین کو نسل 8 ہزار پر جا کے رکی ہے، بڑھنے کے بجائے

اسکی تعداد گھٹ گئی ہے۔ اب سی ایم صاحب یہاں موجود ہیں گندم کی کٹائی 30 اپریل تک مکمل ہو گی۔ چونکہ کچھی second

phase میں شامل ہے۔ 15 اپریل سے 15 مئی تک کچھی کی مردم شماری ہو گی۔ بھاگ بھی administratively کچھی

کا حصہ ہے۔ تو سی ایم صاحب سے ریکویٹ ہے کہ اگر second phase میں تخصیل بھاگ کو شامل کریں جو

ہمارے لوگ آبادی جو اس کا حصہ نہیں بنے جو مردم شماری میں count ہوئے تاکہ وہ اس counting میں آجائے

thank you so much

میڈم اسپیکر: جی ڈاکٹر شمع اسحاق صاحبہ!

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: thank you میڈم اسپیکر۔ میڈم اسپیکر! میڈم یکل کا لج تربت، خضدار اور لورالائی کے

نوٹیفیکیشن آپ کو پہتہ ہے کہ یہ آج سے تین سال پہلے ہو چکے اور پھر یہ بن گئے اب مارچ میں ان کی ایڈیشن ہوئی تھی اور مارچ

بھی گزر گیا اب جو اپریل آگیا ہے اور وہ بچے جو ہیں چاہیے وہ خضدار کے ہو، یا تربت کے ہو، یا پھر لورالائی اب وہ ایڈیشن

کے چکر لگا کے وہ بچارے خوار ہو چکے ہیں۔ آج وہ جو ہے تمام بچے پر لیں کلب کے سامنے بھوک ہر تال پر بیٹھے ہیں۔

سی ایم صاحب موجود ہے یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ وہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میڈم اسپیکر! آپ کے توسط سے کہ یہ ایڈمیشنز کیوں نہیں ہو رہی ہیں۔ یہاں میرے پاس اتنا بڑا پنڈہ ان بچوں نے دیدیا ہوا ہے کہ یہ ہم نوٹیفیکیشن ہے وہ ہم مختلف ڈیپارٹمنٹ اس کے علاوہ ہیلاتھ ڈیپارٹمنٹ پروفیسرز، ٹیچرز، لیکچر ار زان کے پاس جاتے رہے ہیں۔ سیکرٹریٹ اور یہ ہمیں یقین دہانی کرتے رہتے ہیں۔ کہ آپ کے نوٹیفیکیشن جلدی آپ کو جاری ہو جائے گا اور آپ کے کالجز کھول جائیں گے، لیکن 3-2 پروفیسر یا 4 پروفیسر یا پھر فنڈز کی allocations نہیں ہیں۔ میں یہ صحیح ہوں کہ آج اگر سی ایم صاحب یہاں بیٹھے ہے یہ ہمیں بتا دیں۔ یہ ایڈمیشنز کب ہوں گی۔ تاکہ جو بچے بھوک ہڑتاں پر بیٹھے ہیں تاکہ ہم ان کی بھوک ہڑتاں بھی ختم کرو سکے اور ایڈمیشنز یہ بھی ٹانگپر ہو سکیں۔ کیونکہ یہی وقت یا اگر مارچ اپریل، گزر گئے تو پھر میں، جون، جولائی آجائے گا پھر نیا سال شروع ہو جائے۔ اور پھر نیا بجٹ آجائے گا جوں کے بعد تو میں صحیح ہوں کہ میڈم اسپیکر! اس پر اگر ہم جتنی جلدی عمل کر سکیں تو بہتر ہے۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا۔ نواب صاحب! آپ اس پر کیونکہ منسٹر صاحب ابھی تک آئے ہی نہیں ہیں جی منسٹر ہیلاتھ کے منسٹر یہیں یہ آتا ہے۔

**قاائدیوں:** منسٹر ہیلاتھ آجائیں تو میں محترم شمع اسحاق صاحبہ کو بتا دوں گا۔ چونکہ وزیر بھی اُن کے پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ میڈم سے میری ریکویسٹ ہے کہ خود بھی اُن سے یہ پوچھ لیں کہ یہ کیوں نہیں ہو رہے ہیں؟ دیکھیں! یہ اسمبلی ہے میں نے پہلے بھی عرض کی تھی۔ آج ہم منگی ڈیم کی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے افتتاح کیا جو 1963ء سے چلا آ رہا تھا۔ آج تک کسی نے اُس پر توجہ نہیں دیا۔ پی ایس ڈی پی چلتی رہی پھر کینسل ہوتا رہا یہ ہمارے آگئے ہیں دوست سب کے سب ہم تو ہیلی کا پڑ میں آئے ہیں۔ لیکن یہ بذریعہ روڈ آئے ہیں، لا ق تحسین ہیں، سب کو شاباش دیتا ہوں۔ میر سرفراز بھی بھاگے بھاگے آئے ہیں۔ اور لیکن میڈم اسپیکر! ایک چیز آپ کو میں بتا دوں جو آج ہم کرنے گئے ہیں۔ وہ ہم بلوچستان کے عوام کے لیے کر رہے ہیں۔ اور مزید ہم انشاء اللہ بلوچستان کے عوام کے لیے کریں گے۔ اور اسی دن 14 دسمبر 2016ء کو یہیں پر کھڑے ہو کر کہا تھا انشاء اللہ ہم جب جائیں گے تو عزت کے ساتھ جائیں گے اور لوگ ہمیں یاد کریں گے۔ اور انشاء اللہ ہم بلوچستان کے عوام کے ساتھ اپنی ایماندارانہ طریقے سے ہم اپنی خدمت وہ کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے انشاء اللہ ہماری کوشش ہو گی کہ آنے والے وقت میں ہم اپنی کارکردگی کی بنیاد پر عوام میں جائیں گے۔ اور انشاء اللہ next government بھی ہم بنائیں۔ لیکن آپ سے ریکویسٹ یہ ہے کہ جب اسمبلی چل رہی ہوتی ہے مزرممبر ان سے میری ریکویسٹ ہے کہ اُن کو آنا چاہیے سردار صاحب پختہ نہیں پنچے یا نہیں پنچے ہیں۔ اگر نہیں ہوتا ہے تو ہمیں اس لیے اسمبلی سے قانون سازی کرنا پڑے بھی یہ کرنا پڑے گا۔ enough is enough یہ تو کوئی بات نہیں ہوتی ہے کہ میں چیف منسٹر آپ کو پتہ ہے کہ مجھے کا back

problem ہے لیکن میں اپنی تعریف نہیں کر رہا ہوں 5 گھنٹے اسمبلی چل رہا ہوتا ہے اس اسمبلی سے ہم سب کچھ ہیں August House کے لیے ہم جاتے ہیں ایکشن کرتے ہیں۔ ہم جگہ جگہ جاتے ہیں۔ اور اس کے بعد جب جیت کر آتے ہیں تو پھر یہاں ہم problem ہوتے ہیں۔ اور وہ کرتے ہیں۔ تو kindly اس پر آپ رولنگ دیں۔ اور سیکرٹری لاء بھی یہاں موجود ہیں۔ رحیم زیارت وال اور سردار عبدالرحمٰن کھتیران یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، وہ تو قیدی ہیں ہر وقت موجود ہوتے ہیں۔ سرفراز بگٹی صاحب یہاں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں seriously اسکو وہ کر رہا ہوں اسمبلی کے ساتھ کوئی مذاق نہ کریں۔ اور اب دیکھیں کہ کتنے کتنے سیشن یہاں نہیں آتے ہیں۔ چھٹیاں، چھٹی، چھٹی اس طرح تو نہیں ہوتا ہے میڈم اسمبلی ہے کوئی مذاق تو نہیں ہے۔ اس میں جو بھی قانون سازی کرنی ہوگی بالکل میں آپ کے ساتھ ہوں۔ میرے جتنے colleagues ہیں ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ نے دیکھا عبدالرحمٰن زیارت وال بھی وہیں پر تھے نصراللہ زیرے بھی وہیں پر تھے۔ بگٹی صاحب وہیں پر تھے۔ آغازیافت وہی تھے۔ ابھی ہم اُترے ہیں آدھا گھنٹہ ہوا تو یہ بھی یہاں پہنچے ہیں تو یہ بھی اپنی گاڑیاں بھگا کر آئے ہیں اور لوگ ادھر کوئہ میں اپنے گھروں میں بیٹھے ہوتے ہیں application بیچج دیتے ہیں اور سیکرٹری جو کہتا ہے کہ منظور کر دیا جائے۔ گھروں سے یہاں تک نہیں آتے ہیں۔ میں آرہا ہوں آپ لوگوں کی طرف خصوصاً آپ خواتین کو بھی appreciate کرتا ہوں کہ آپ لوگ کی حاظری موجود ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں 90 فیصد ممبر ان کو یہاں موجود ہونا چاہیے۔ اگر جو لوگ اس august House کی عزت نہیں کرتے تو پھر میرا خیال ہے اپنی ممبر شپ سے استعفی دے کر اپنے گھروں کو چلے جائیں۔۔۔ (ذیک بجائے گئے) اگر وہ اسمبلی کے ذریعے جیت کر آئے ہیں۔ اور اس اسمبلی کی وجہ سے وہ وزیر بنے ہوئے ہیں۔ وزیر اعلیٰ بنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور سب کچھ پھر اس august House کا جوان کو احترام کرنا ہوگا۔ تو اس کے لیے آپ kindly اس کو serious لے لیں۔ پارلیمانی لیڈر پستونخوا کے یہاں بیٹھے ہوئے ہیں نیشنل پارٹی بھی آتے ہیں AUL کے ممبر یہاں ہے اگر کسی کو مجبوری ہے باہر گیا ہے علاج کے لیے گیا ہے، بیرون ملک گیا ہوا ہے۔ یہاں تو چار، چار پانچ سیشن جو ہے غالی چھٹیاں منظور کراتے رہتے ہیں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ انصاف نہیں ہے۔ نہ جمہوریت کے ساتھ انصاف ہے۔ نہ اس اسمبلی کے ساتھ انصاف ہے۔ شکریہ جی۔

**میڈم اپسیکر:** جی سردار عبدالرحمٰن کھتیران صاحب!

**سردار عبدالرحمٰن کھتیران:** شکریہ میڈم اپسیکر! سی ایم صاحب نے جو فرمایا ہے، ہم اس کو 100 فیصد endorse کرتے ہیں۔ میڈم اپسیکر! ہر ایم، پی، اے منتخب ہو کر آتا ہے۔ اور اس کے علاقے کے مسائل ہیں، کچھ قانون سازی ہیں۔ اب جیسے سی ایم صاحب نے فرمایا کہ گھروں میں بیٹھے ہیں اور درخواست بیچج دیتے ہیں۔ تو میں اپوزیشن کی طرف سے مکمل تعاون کی یقین دیتا ہوں۔ اور آپ سے گزارش ہے میری دو تجویز ہیں کہ میں قانون سازی کریں۔ وہ جو پرانا چلا آرہا

ہے کہ اتنے دن اور اتنے گھنٹے پورے کریں گے۔ ایک بات دوسری، میری لیڈر آف اپوزیشن سے گزارش ہے کہ جو genuine مطلب اگر ان کا problem ہے abroad یا کوئی سسلہ ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ otherwise چیف منسٹر سیکرٹریٹ کے دروازے جو اس اسمبلی میں نہیں آئے، سی ایم سیکرٹریٹ کے دروازے بند ہونے چاہئیں تاکہ ان کو پہنچ لے کہ اگر میں اسمبلی میں نہیں جاؤں گا تو، سی ایم سیکرٹریٹ میں بھی میرا کوئی کام نہیں ہو گا۔ وہ سی ایم سیکرٹریٹ کے اٹاف کوختی سے لیڈر آف ہاؤس حکم صادر فرمائیں کہ آئندہ جو اسی میں غیر حاضر ہو گا بغیر کسی وجہ کے، وہ سی ایم سیکرٹریٹ میں بھی نہیں جائے۔ Thank you very much.

**میڈم اسپیکر:** میں جناب قائد ایوان نواب شانہ اللہ ذہری صاحب کی تحفظات کے پیش نظر تمام صوبائی وزرا اور تمام صوبائی ممبر اسمبلی کو تاکید کرتی ہوں۔ کہ وہ آئندہ سرکاری کارروائی کو نمٹانے کی غرض سے اپنی حاضری کو یقینی بنائیں۔ اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ اسمبلی میں آنے سے یقیناً آپ اپنے عوام کے مسائل جولاتے ہیں۔ اور ہمارے باقی ممبر جو اس وقت بھی خواتین بھی ہے۔ اور ان کی حاضری جو ہے وہ یقیناً اس ایوان کی کارکردگی کو اور آپ اپنے عوام کے مسائل کو آگے پیش کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ اس کے لیے جہاں تک قانون سازی کی بات ہے، وہ تمام پارلیمانی لیڈر ریز یقیناً بیٹھیں اور اس پر مشاورت کر کے قانون سازی کریں۔ تاکہ جتنی زیادہ شمولیت ہمارے اراکین اسمبلی کی ہو گی اسمبلی میں اُسی طرح وہ اپنے عوام کو جس طرح جواب دے ہیں۔ یقیناً اس ہال میں جواب دے ہیں اسی اسمبلی میں آنے کے ان کے مسائل بیان کرتے ہیں۔ تو اس سے آپ بہتر انداز سے اپنا کام کر سکیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** جی آغازیاقت صاحب!

**آغازیاقت علی:** شکریہ میڈم اسپیکر۔ میں ایک مختصر توجہ چاہوں گا چیف منسٹر صاحب کا۔ وہ یہ ہے کہ جی سینیٹ میں قومی اسمبلی میں اور باقی تین صوبائی اسمبلیوں میں ہر سال ان کی سالانہ رپورٹ جاری ہوتی ہے اور PILDAT بھی اسکو شائع کرتا ہے کہ کس ممبر نے کتنی حاضری کی ہے اور کتنی میٹنگز attend کی ہیں۔ میرے خیال میں بلوچستان اسمبلی واحد اسمبلی ہے جس میں یہ procedure adopt نہیں ہوا ہے یا کچھ جو بھی وجہ ہے۔ تو میری آپ سے اور چیف منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ رپورٹ سالانہ یا monthly base پر جیسے بھی ہوں، اس کو شائع کیا جائے۔ تاکہ عوام کو بھی پتہ چلے کہ ان کے نمائندے اسمبلی میں کیا دلچسپی لیتے ہیں اور کب کب آتے ہیں۔ شکریہ۔

**میڈم اسپیکر:** Ok point has been noted میں تمہیں صاحب ایک منٹ آپ کو موقع دیتی ہوں۔ میں یہاں کہنا ضروری سمجھتی ہوں کہ PILDAT کی ایک رپورٹ اور FAFEN کی ایک رپورٹ ابھی شائع ہوئی ہے ہم انہیں معلومات دیتے ہیں اور اس پر انہوں نے سب زیادہ جو وزیر اعلیٰ جن کے تمام صوبوں کے وزیر اعلیٰ کی حاضری تھی۔ وہ محترم

ہمارے وزیر اعلیٰ نواب شاء اللہ خان زہری صاحب کی تھی۔ انہوں نے اُن کی 90% more than حاضری وہ اسمبلی میں ہے۔ تو یقیناً یہ خوش آئند بات ہے کہ قائد ایوان اس وقت سب سے زیاد present ہیں۔ اور جو لوگ ارکین اسمبلی present ہیں میں انہوں بھی میں appreciate کرتی ہوں کہ وہ آتے ہیں اور وہ اپنے کام سے ثابت کرتے ہیں کہ عوام کے نمائندے ہیں۔ جی ٹمینی خان صاحب۔

**محترمہ ٹمینی خان:** شکر یہ میڈم اسپیکر! میں آج مانگی ڈیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ یہ بہت بڑی achievement ہے ہماری گورنمنٹ کی۔ اس حوالے سے میں سی ایم صاحب کو اور وزیر صحت کو مبارکباد پیش کرنا چاہتی ہوں۔ چونکہ پانی کا مسئلہ بلوچستان میں کافی عرصہ سے ہم اسکوزیر یغور لار ہے ہیں۔ اور ڈیم کا مسئلہ میرے خیال میں پچھلے تین tenure سے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ ہم ڈیمز پر کام شروع کریں۔ لیکن ہم اس کو نہیں کر پائے اور یہ ہماری گورنمنٹ کی بہت بڑی achievement ہے کہ ہم مانگی ڈیم کا افتتاح کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ اور امید کرتی ہوں کہ انشاء اللہ یہ جلد اپنے اختتامی مرافق کو پہنچ۔ شکر یہ۔

**میڈم اسپیکر:** انشاء اللہ شکر یہ سردار صاحب! حسن بانو کھڑی ہوئی تھی پہلے میں اُن کو موقع دیتی ہوں پھر آپ کے پاس آتی ہوں۔ جی حسن بانو صاحبہ۔

**محترمہ حسن بانو رخشنی:** جی میڈم اسپیکر! آج کی کارروائی آپ نے، سب کو موخر ہو گیا ہے آگے سیشن کے لیے وہ بہت اچھا ہو گیا کہ آپ اور نواب صاحب نے خود نشاندہی کی ابھی ہم یہاں عوامی مسائل کے لیے آتے ہیں۔ تو کچھ مسائل ہمارے بھی ہوتے ہیں۔ تو ہم ارکین اسمبلی کہاں جائے۔ پچھلے دونوں میڈم اسپیکر نواب صاحب بیٹھے ہوئے ہیں تو میں اُن کی گوش گزار کرنا چاہتی ہوں۔ پچھلے دونوں ہم اسلام آباد گئے تو وہاں جو ہے نا مختلف فوڈ سے ملاقات ہوئی تو جس میں قومی اسمبلی کے اسپیکر بھی تھے تو میٹنگ کے دوران یہ کچھ ہمارا blue passport کا اس کا ذکر چل پڑا تو وہاں ہم نے بات چیت کی ایک تو بڑے افسوس کے ساتھ اور دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے یہ ایوان قرارداد دفعہ بھی تو وہ انہوں نے کہا کہ مجھے اس کا علم ہی نہیں ہے آپ لوگوں کی طرف سے کوئی پیغام میری طرف نہیں آیا آپ لوگ وہاں سے قرارداد منظور کرائیں۔ تو ان سے ہم نے یہی کہا کہ بھی ہم نے قرارداد میں منظور کرواچکے ہیں۔ اور آپ کی طرف یہ پیغام بھجوادیا۔ پھر انہوں نے یہ کہا کہ آپ دوبارہ اپنے سی ایم سے اور اسپیکر مل بیٹھ کر بات کریں پھر ہم نے وہاں سے ایئر پورٹ کارڈ کے لیے اور ہم نے دیگر ہم نے چھوٹا سا package جو ہاں نہ آپ منظور کرواۓ۔ تو انہوں نے کہا آپ اپنے سی ایم اور اسپیکر سے بیٹھ کی میٹنگ کر کے قرارداد کی صورت میں کریں اور اپنے اسپیکر سے کہہ دیں کہ مجھے ایک لیٹر بھیجن۔ تاکہ اس پر مزید ہم اُس پر کام کر سکے اور نمبر دو میڈم اسپیکر! یہ جو ہے ہمیں پچھلے سال فنڈرز دینے تھے۔ میڈیکل اور اسپورٹس کی مدیں دیے گئے تھے جو آگے جا کے عدالت

نے نہ جانے کس وجوہات کی وجہ سے روک دی۔ وہی پھر نواب صاحب ہمارے کچھ فنڈ زرہ گئے تھے تو اُس میں سپورٹس میڈیا کے اور scholar بھی تھے۔ وہ لوگوں کو ہم دینا چاہ رہے تھے لیکن کافی ہماری رقم وہاں رک گئی۔ اب جب ڈی سی سے بات کی پہلے کہہ رہے تھے کہ ڈی سی کے اکاؤنٹ میں جائے۔ جب ڈی سی سے بات کی تو اُس نے کہا اپس فناں چلے گئے ہیں۔ تو اُس مسئلے کو میں آپ کے توسط سے نواب صاحب کے ذریعے لانا چاہتی ہوں کہ آپ ہمارے اُس مسئلے کو دیکھیں کہ ہمارے فنڈ زرہ کیوں ڑک گئے ہیں۔ کبھی وہ کہتے ہیں کہ ڈی سی کے پاس ہیں کبھی وہ کہتے ہیں کہ فناں کے پاس ہے۔ جو تھوڑی بہت رقم ہماری بچی ہوتی ہے ہم لوگوں کی help کرنا چاہتے ہیں۔ اور اپنے لوگوں کو سہولیت دینا چاہتا ہے جو تھوڑے بہت فنڈ زرہ بچے ہوئے ہیں۔ اُن کے بارے میں معلومات کریں تاکہ وہ ہمیں مقررہ وقت مل سکیں۔ اور ہم مزید کام کر سکیں۔ شکریہ۔

**میڈم اسپیکر:** حُسن بنو صاحبہ کیونکہ آپ کا پہلا سوال ہمارے اسمبلی سیکریٹریٹ کے حوالے سے ہے۔ میں آپ کو بتا دوں کیونکہ میں پہلے بھی بتا چکی ہوں۔ ایوان کو بتا چکی ہوں کہ جب بھی ہماری کوئی قرارداد پاس ہوتی ہے۔ وہ باقاعدہ جو اُس کا طریقہ کار ہوتا ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کو بھیج دی جاتی ہے۔ جو بھی متعلقہ محکمہ ہوتا ہے۔ اور وہ ایک دفعہ نہیں دو تین دفعہ بھیجی گئی ہے۔ You can come to my Chamber, I will show you. اُر اُس کے بعد تو میں اسے میں آپ کو بتایا کہ اسی اسپیکر صاحب کو بذات خود خط لکھا ہے وہ بھی آپ کو دکھادیں گے اور اُن سے میری بذات خود بات بھی ہو چکی ہے۔ Then he said this matter is in the PM House. یہ ساری کارروائی ہماری according to the rules direct concerned department کو چل جاتی ہے۔ جی نصراللہ زیرے صاحب۔

**جناب نصراللہ خان زیرے:** میڈم اسپیکر! جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے کہ آج ایک بہت ہی دیرینہ ہمارا جو مطالبہ تھا مانگی ڈیم کا آج افتتاح ہوا۔ اور یہ یقیناً آنے والے دنوں میں آنے والے سالوں میں کوئی کوئی عوام کو جو پانی کی قلت کا مسئلہ ہے۔ وہ بہتر طور پر اس سے کسی حد تک حل ہو جائیگا۔ تو میں اپنی جانب سے وزیر اعلیٰ صاحب کو، تمام کاپینہ کو، پبلک ہیلٹھ ڈیپارٹمنٹ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج اس منصوبے پر جو سر دخانے میں پڑا ہوا تھا۔ پتہ نہیں کتنی دہائیوں سے پڑا ہوا تھا۔ آج اُس پر عملًا کام شروع ہوا۔ تو یقیناً موجودہ حکومت اس کے لیے مبارکباد کی مستحق ہے۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک شکریہ۔ جی عبدالرحمٰن کھیتان صاحب۔

**سردار عبدالرحمٰن کھیتان:** شکریہ میڈم اسپیکر! میرے ہاتھ میں یہ 19 اپریل 2017ء کا مشرق اخبار ہے۔ میڈم اسپیکر! اس پر سرفراز صاحب بھی توجہ دیں۔ چونکہ یہ ان کے ایریا کا ہے OGDCL۔ اس نے نیشنل ٹیلینیڈ پروگرام 2017ء

کے لیے اسکا لرشپ کیلئے ایک اشتہار دیا جو کہ بہت بڑا اشتہار ہے میڈم اسپیکر

میڈم اسپیکر: سردار صاحب! یہ توجہ دلاؤ نوٹس پر، It is a good way اگر اس پر آپ تمام detail لے آئیں تو اس کو مورخ 14 اپریل کے اجلاس میں لائیں گے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتم ان: میڈم صاحب! detail ہے۔

میڈم اسپیکر: جی نہیں۔ میرا مطلب ہے کہ اس کا طریقہ کاری یہ ہے کہ آپ اسے توجہ دلاؤ نوٹس پر لے آئیں تو وہ ریکارڈ پر بھی آ جائیگا۔ اور وہ بڑا proper طریقے سے اس کا جواب آ جائیگا۔ توجہ دلاؤ نوٹس کو تمام معزز اکین کے ڈیسک پر ہمارے سیکرٹریٹ اسٹاف نے رکھ دیا ہے۔

سردار عبدالرحمٰن کھیتم ان: وہ تو میں دیکھوں گا آئندہ کیلئے میڈم اسپیکر! میں اس پر اب تھوڑا سا کہنا چاہتا ہوں۔

میڈم اسپیکر: جی، please, ok.

سردار عبدالرحمٰن کھیتم ان: میں تھوڑا سا پڑھ کر آپ کو سُناؤں گا جو انہوں نے dates دیئے ہیں۔ اُس میں بڑی زیادتی ہے، اس میں پورے بلوچستان کے ساتھ، پورے بلوچستان کی میں بات کر رہا ہوں۔ بلوچستان کے طالب علموں کے لیے مفت تعلیم حاصل کرنے کا شہری موقع OGDCL نیشنل ٹیلنٹیڈ پروگرام 2017ء کے تحت 300 شاگردوں کو چھ ماہ پر مشتمل تربیتی پروگرام میں، انگلش، ریاضی اور کمپیوٹر کے بنیادی کورس کروائے جائیں گے۔ اور 100 بہترین کارکردگی دکھانے والے طالب علموں کو چار سال مفت پیچرہ گری پروگرام میں داخلہ دیا جائے گا۔ اچھا اس میں ٹیشون فیس فری ہے۔ کورس اور بیگ فری ہیں۔ ٹرانسپورٹ فری ہے۔ رہائش فری ہے۔ ہر ماہ جیب خرچ ہے۔ اور جو نمایاں کارکردگی دکھانے والے طالب علموں کیلئے انعامات ہیں۔ اب میڈم اسپیکر! اس میں بات توجہ طلب ہے۔ 19 اپریل 2017ء کو یہ مشرق اخبار کوئٹہ میں یہ اشتہار دیا جا رہا ہے۔ اور اس میں dates دیئے ہیں۔ کہ فلاں ڈسٹرکٹ میں مثال کے طور پر 5 اپریل بروز بدھ گورنمنٹ انٹر کالج جعفر آباد، ڈیرہالہ یار، یہ انٹر پیو وغیرہ یہ سارا سلسلہ 15 اپریل ہوگا۔ اسی طریقے 5 ہی کو حب چوکی، لسپیلہ، اور پھر لسپیلہ۔ پھر 6 اپریل کو ہے ڈیرہ مراد، نصیر آباد۔ اچھا آگے اسی 6 تاریخ کو ہے سی، گوادر، گوادر، ڈیرہ بگٹی، ڈیرہ بگٹی۔ اچھا! یہ تاریخ میں ڈیرہ بگٹی، بارکھان، سوئی کوہلو، پھر تربت اور تربت۔ یہ 8 کو۔ اشتہار آ رہا ہے میڈم اسپیکر! 9 تاریخ کو۔ اور یہ انٹر پیو وغیرہ یا اس کا جو بھی وہ سلسلہ کرنا چاہتے ہیں۔ 5 سے لیکر 18 اپریل کو ان کا سلسلہ ختم ہو رہا ہے۔ اور 9 تاریخ کو لوگوں کو اشتہار دیکر کہ جی آپ اس میں apply کر سکتے ہیں۔ یہ بڑی عجیب بات ہے میڈم اسپیکر! مزید معلومات کیلئے سکھر IBA سے رابطہ کریں۔ سکھروالوں کی طرف سے یہ آیا ہے۔ تو kindly شاید منظر ہوم اس پر کچھ راہنمائی کر سکیں کہ کیا مسئلہ ہے؟

**میڈم اسپیکر:** جی سرفراز بکٹی صاحب۔ فنڈر ہوم۔

شکریہ میڈم اسپیکر! یہ میں نے بھی اخبار پڑھا تھا اور چیئرمین OGDCL کے ایم ڈی سے میری بات ہوئی تھی۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ missprint ہے اور یہ جو dates ہیں یہ اپریل نہیں ہے وہ مئی کی ہے۔ انہوں نے مزید مجھ سے کہا کہ میں اسکو 100% کنفرم کر کے آپ کو بتاؤں گا۔ ابھی ان کی ایک miss-call confusion ہے۔ میں کال نہیں لے سکا۔ تو یہ اس طرح کی ہے۔ اس کو مزید کنفرم کر لینےگے۔ یہ بہت important ہے کہ اشتہار بعد میں آ رہا ہے اور dates پہلے ہیں تو وہ کہہ رہا تھا کہ یہ missprint ہے۔ لیکن انہوں نے مجھ یہ بات ضرور کی ”کہ میں اس کو 100% کنفرم آپ کو کل بتاؤں گا“، تو ابھی ان کی مس کال تھی میں انکو کال کر لوں گا تو پہلے چل جائیگا۔ کہ اگر ایسا ہوا تو ظاہر ہے کہ دوبارہ اثر و یوز لیں گے یا ٹیکسٹ لیں گے۔

**میڈم اسپیکر:** ٹھیک شکریہ۔ چونکہ سردار رضا بڑیج صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ تو صحیح ہوں ان سے متعلق اسمبلی کی جو کارروائی ڈیفر کی گئی، اب ڈیفر کو اپس لیتا ہوں۔ سردار رضا محمد بڑیج صاحب چیئرمین خصوصی کمیٹی ”برتعینا تیاں ملاز میں درجہ چہارم ملکہ ملاز متمہاۓ عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

سردار رضا محمد بڑیج (مشیر برائے وزیر اعلیٰ ملکہ قانون و پارلیمانی امور): میں، برتعینا تیاں ملاز میں درجہ چہارم ملکہ ملاز متمہاۓ عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان کی بابت مجلس کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** مجلس کی رپورٹ پیش ہوئی۔ سردار رضا محمد بڑیج صاحب! چیئرمین خصوصی کمیٹی برتعینا تیاں ملاز میں درجہ چہارم ملکہ ملاز متمہاۓ عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان کی بابت تحریک پیش کریں۔

مشیر برائے وزیر اعلیٰ ملکہ قانون و پارلیمانی امور: میں رضا محمد بڑیج، چیئرمین خصوصی کمیٹی ”برتعینا تیاں ملاز میں درجہ چہارم ملکہ ملاز متمہاۓ عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لایا جائے۔

**میڈم اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا خصوصی کمیٹی ”برتعینا تیاں ملاز میں درجہ چہارم ملکہ ملاز متمہاۓ عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بوجب فی الفور زیر گور لایا جاتا ہے۔

سردار رضا محمد بڑیج، چیئرمین خصوصی کمیٹی، برتعینا تیاں ملاز میں درجہ چہارم ملکہ ملاز متمہاۓ عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمانی امور:** میں رضا محمد بڑیج، چیئر مین خصوصی کمیٹی، برتعینا تیاں ملازمین درجہ چہارم مکملہ ملازمتہاے عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان تحریک پیش کرتا ہوں کہ مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے۔

**میڈم اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ آیا خصوصی کمیٹی برتعینا تیاں ملازمین درجہ چہارم مکملہ ملازمتہاے عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جائے۔ تحریک منظور ہوئی۔ خصوصی کمیٹی برتعینا تیاں ملازمین درجہ چہارم مکملہ ملازمتہاے عمومی نظم و نق حکومت بلوچستان مجلس کی رپورٹ کو مجلس کی سفارشات کے بوجب منظور کیا جاتا ہے۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ 170(الف) کے بعد نیا قاعدہ نمبر 170(ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) کا اضافہ۔ مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170(الف) کے بعد نیا قاعدہ نمبر 170(ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) میں اضافے کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمانی امور:** میں مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت قاعدہ نمبر 170(الف) کے بعد نیا قاعدہ 170(ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) میں اضافے کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ ترمیمی مسودہ بابت قاعدہ نمبر 170(الف) کے بعد نیا قاعدہ 170(ب) (ضابطہ اخلاق و مشاورتی مجلس) کو قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے تحت قاعدہ نمبر 135 کے تحت مجلس برائے قواعد و انصباط کار و اتحادیات کے سپرد کیا جاتا ہے۔ قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ نمبر 201(الف) کلتہ ہائے اہمیت عامہ کے لئے وقت کا تعین کا اضافہ۔ یہ قانون سازی ہو رہی ہے۔ اور یہ بہت اہم ہے۔ یہی چیزیں ہیں جو آپ اس کو گھر جا کر اس کو ضرور پڑھئے گا۔ مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے بعد قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ 201(الف) کلتہ ہائے اہمیت عامہ کے لیے وقت کا تعین میں اضافہ کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کریں۔

**مشیر برائے وزیر اعلیٰ مکملہ قانون و پارلیمانی امور:** میں مشیر وزیر اعلیٰ بلوچستان برائے قانون و پارلیمانی امور، قواعد و انصباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 233 کے تحت کے بعد قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ 201(الف) کلتہ ہائے اہمیت عامہ کے لیے وقت کا تعین میں اضافہ کی بابت ترمیمی مسودہ کی تحریک پیش کرتا ہوں۔

**میڈم اسپیکر:** تحریک پیش ہوئی۔ ترمیمی مسودہ قانون بابت قاعدہ نمبر 201 کے بعد نیا قاعدہ 201(الف) کلتہ ہائے

اہمیت عامہ کے لیے وقت کا تعین میں اضافے کو قواعد و انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی 1974ء کے قاعدہ نمبر 135 کے تحت مجلس برائے قواعد و انضباط کار و استحقاقات کے سپرد کیا جاتا ہے۔ اب اسمبلی کا اجلاس مورخہ 14 اپریل 2017ء بروز جمعہ بوقت شام 4:00 تک کیلئے مانع کیا جاتا ہے۔

(اجلاس 7:00 بجے اختتام پذیر ہوا)

